



سوال

(18) نفاس اور اس کے احکام

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

نفاس اور اس کے احکام

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

نفاس اور حیض کے احکام حلت و حرمت میں یکساں ہیں، مثلاً: حیض و نفاس میں فرج میں جماع کے علاوہ بیوی سے تمتع جائز ہے اور دونوں میں جماع حرام ہے۔ نماز روزہ منع ہے، طلاق، طواف کعبہ، تلاوت قرآن اور مسجد میں ٹھہرنا ممنوع ہے۔ دونوں کے انقطاع پر غسل فرض ہے۔ نفاس ہو یا حیض دونوں حالتوں میں نماز کی قضا نہیں، البتہ روزے کی قضا ہے۔

(2)۔ نفاس ایک ایسا خون ہے جو ولادت کے بعد رحم سے آتا ہے۔ یہ مدت حمل کا رہا ہوا بقیہ خون ہوتا ہے۔

نفاس کے خون کی زیادہ سے زیادہ مدت چالیس دن ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: "صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین اور ان کے بعد کے اہل علم کا اس پر اجماع ہے کہ نفاس والی عورت چالیس روز تک نماز ادا نہ کرے۔ ہاں اگر اس مدت سے پہلے اس کا خون نفاس بند ہو جائے اور اپنی طہارت کا اسے یقین ہو جائے تو غسل کر کے نماز ادا کرے۔" [1]

اب وہ تمام کام کر سکتی ہے جو نفاس کی وجہ سے ممنوع تھے۔

(3)۔ جب حاملہ عورت ایسا ناقص بچہ جس کی شکل و صورت بن چکی ہو اور اس کے فوراً بعد اسے خون آئے تو وہ نفاس کا خون شمار ہوگا۔ واضح رہے کہ عام طور پر تین ماہ کی مدت حمل میں انسان کی تخلیق نمایاں ہو جاتی ہے، جب کہ کم از کم اکیاسی (81) دن ہوتے ہیں۔

(4)۔ اگر عورت کا رحم (بچے کی بجائے) خون کا لوتھڑا باہر ڈال دے، جس میں بچے کی تخلیق اور اس کی شکل و صورت نمایاں نہ ہو تو اس کے بعد رحم سے خارج ہونے والا "نفاس" نہ ہوگا، لہذا وہ نماز، روزہ نہ چھوڑے۔ اسی طرح اس عورت پر نفاس کے دیگر عملہ احکام جاری نہ ہوں گے۔

اہم تنبیہ :-



یہاں ایک اہم مسئلہ پر تنبیہ کرنا نہایت ضروری ہے اور وہ یہ کہ بعض عورتیں رمضان المبارک کے روزوں کی تعداد مکمل کرنے کی خاطر یا مناسک حج کی تکمیل کے لیے مانع حیض گولیوں کا استعمال کرتی ہیں۔ اگر ان گولیوں کا استعمال محض اس لیے ہے کہ چند دنوں کے لیے روک لیا جائے اور ایک مقصد پورا ہو جائے، تب تو کوئی حرج نہیں لیکن اگر ان کا استعمال خون حیض کو ہمیشہ کے لیے بند کرنا ہے تو یہ کام خاوند کی اجازت کے بغیر درست نہیں کیونکہ یہ نسل کو ختم کرنے والا عمل ہے۔ [2]

یہ حیض سے متعلق چند احکام تھے جو ہم نے سرسری طور پر بیان کیے ہیں مزید تفصیل کی یہاں گنجائش نہیں، البتہ اس موضوع پر اگر کسی مسئلہ میں اشکال ہو یا تفصیل درکار ہو تو علماء سے پوچھ لیا جائے، ان کے ہاں اللہ کی توفیق سے مسائل کا حل مل جائے گا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔

[1]۔ جامع الترمذی الطہارۃ باب ما جاء فی کم تمکث النساء تحت الحدیث 139۔

[2]۔ ایسا کرنا شرعاً ناجائز ہے الا یہ کہ کوئی اضطراری صورت پیدا ہو جائے۔ (صارم)

حدا ما عنہدی واللہ اعلم بالصواب

قرآن و حدیث کی روشنی میں فقہی احکام و مسائل

جلد 01: صفحہ 74